باب الفتاویٰ

سوال:- بندہ نے اپنی بیٹی کی شادی ایک شخص سے کر دی تھی۔ شادی کے فوراً بعد ہی خاوند و بیوی کے حالات انتہائی کشیدگی اختیار کر گئے' خاوند نے بیوی کو کئی طرح سے پریشان کیا' بار بار بدتمیزی کرتا رہا اور زد و کوب کی بھی کوشش کی۔ مجھے بھی بلیک میل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتا رہا جس کی وجہ سے میری بیٹی اپنے خاوند سے سخت متنفر ہے اور کسی صورت میں بھی خاوند کے ساتھ ازدواجی زندگی نہیں گزار سکتی۔ ہم بھی سمجھتے ہیں کہ شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے ان کا نبھانا ناممکن ہے۔ لہٰذا خاوند سے طلاق کا کہا ہے جس سے وہ انکاری ہے اور مسلسل بداخلاقی و بدتمیزی پر قائم ہے۔

مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر آپ علمائے دین سے گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں کہ کیا شرعاً لڑکی کو مذکورہ حالات میں فسخ نکاح کا حق حاصل ہے۔ یا نہیں؟ اگر حق حاصل ہے تو اس کا کیا طریقہ کار ہے؟ جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب بعون الوھاب

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیا و المرسلین و علی الہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد

اسلام نے ازدواجی زندگی گزارنے کے لئے بہترین اصول و ضوابط مقرر فرمائے ہیں۔ جو اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب نہیں پیش کر سکتا۔ اسلام نے خاوند و بیوی ہر ایک کے حقوق متعین کئے ہیں۔ اور ان حقوق کی ادائیگی و پاسداری کا مسلمانوں کو پابند کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (.... **ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف وللرجال علیھن درجۃ .... الآیۃ**" کہ بیوی کے ذمہ جس طرح خاوند کے حقوق ہیں اسی طرح خاوند کے ذمہ بیوی کے حقوق بھی واجب الادا ہیں۔ ہاں خاوندوں کو بیویوں پر قدرے فضیلت ہے۔ (البقرہ ۲۲۸) اس لئے شریعت نے ازدواجی زندگی بسر کرنے کے لئے خاوند و بیوی کو مساوی حقوق دیئے ہیں۔ تاکہ خوشگوار زندگی بسر ہو

سکے۔

• رسول اکرم ﷺ نے اپنی آخری زندگی میں (یعنی مرض الموت میں) امت کو جو وصیت فرمائی اس میں فرمایا (... فاتقوا اللہ واتقوا النساء ....) الحدیث۔ کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور احکام خداوندی کی پابندی کرو اور عورتوں کے حقوق کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اور اسلام نے بہترین اس شخص کو قرار دیا ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر اور اچھا سلوک کرنے والا ہے۔ (خیرکم خیرکم لاھلہ و انا خیرلا ھلی .... الحدیث) کہ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر ہے۔ اور میں (رسول اللہ ﷺ) اپنے اہل کیلئے بہتر ہوں۔ لیکن بسا اوقات شادی ہو جانے کے بعد خاوند بیوی کے درمیان اختلافات کی خلیج بڑھ جاتی ہے اور حدود اللہ میں رہتے ہوئے ہر ایک کے حقوق کی بجا آوری کیساتھ زندگی بسر کرنا ممکن نہیں رہتا تو اسلام نے علیحدگی اختیار کرنے کی اجازت دی ہے کہ خاوند و بیوی بھلے اور اچھے طریقے سے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تاکہ زندگی سوہان روح نہ بنی رہے۔ اس لئے طلاق و خلع کو جائز اور مشروع قرار دیا ہے۔ مگر انتہائی مجبوری کی حالت میں جائز قرار دیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے "ابغض الحلال عند اللہ الطلاق ....." (الحدیث مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۳) کہ سب حلال چیزوں میں ناپسند چیز طلاق ہے۔ اس لئے بلاوجہ اس کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ بالفرض حالات مجبور کریں تو شرعی طریقہ سے طلاق دے کر خاوند کو بیوی سے علیحدہ ہو جانا چاہیے۔ جس طرح یہ حق اسلام نے خاوند کو دیا ہے اسی طرح ہی عورت کو خلع کا حق دیا ہے کہ اگر عورت محسوس کرلے کہ وہ اسلامی حدود کی پاسداری کرتے ہوئے خاوند کے حقوق ادا نہیں کر سکتی اور باہمی زندگی گزارنا ممکن نہیں اور خاوند طلاق بھی نہیں دیتا تو وہ خلع کروا کر خاوند سے علیحدہ ہو سکتی ہے۔ مگر بلاوجہ خلع کو اسلام نے انتہائی ناپسند کیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے "ایما امراۃ سالت زوجھا طلاقا فی غیر باس فحرام علیھا رائحۃ الجنۃ" کہ جو عورت بلاوجہ و ضرورت اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو تک

حرام ہے۔ (مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد وغیرہ بحوالہ مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۳) ایسی تعلیمات اور قواعد و ضوابط کے تحت بوقت ضرورت عورت کو اسلام نے حق دیا ہے کہ وہ بذریعہ خلع خاوند سے علیحدگی اختیار کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان امراۃ ثابت بن قیس اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ثابت بن قیس ما اعتب علیہ فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام فقال رسول اللہ ﷺ اتردین علیہ حدیقتہ قالت نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقۃ و طلقھا تطلیقۃ...." (رواہ البخاری مشکوۃ باب الخلع و الطلاق ص ۲۸۳) کہ ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ عرض کیا کہ ثابت بن قیس کے دین و اخلاق کے بارے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ مگر اسلام لانے کے بعد کفر کو میں پسند نہیں کرتی۔ (خاوند سے مجھے بشری نفرت ہے اور میں اس کے حقوق بوجہ نفرت نہیں ادا کر سکتی اور عدم ادائیگی حقوق یہ ناشکری اور گناہ ہے۔ تو ایسی کراہت و نفرت کیساتھ زندگی گزارنا اسلام لانے کے بعد گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے زندگی گزارنا میں ہرگز پسند نہیں رکھتی۔ لہذا میں اپنے خاوند سے علیحدہ ہونا چاہتی ہوں۔) تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ثابت بن قیس کی طرف سے تجھے ملنے والا مہر بصورت باغ واپس کرنا ہوگا۔ بیوی نے کہا میں وہ مہر واپس کرنے کے لئے تیار ہوں تو آپ ﷺ نے ثابت بن قیس کو حکم فرمایا کہ اپنا باغ واپس لے لے اور اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ ایسی طلاق جو عورت مہر واپس کر کے لے اسے خلع کہتے ہیں۔

مذکورہ صورت مسئلہ میں بشرط صحت سوال لڑکی کو اپنے خاوند سے شرعاً علیحدگی کا حق حاصل ہے۔ بذریعہ عدالت خلع کروا سکتی ہے اور تنسیخ نکاح کی ڈگری کے بعد شرعی عدت گزارنے کے بعد آگے جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

ھذا ما عندنا واللہ تعالی اعلم بالصواب